حفاظتِ پنجاب کی تدابیر

موجودہ جنگ عظیم جس سرعت کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ اور اس میں جس قسم کے خطرناک اور تباہ کُن آلات استعمال کئے جا رہے ہیں۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی ملک اپنے آپ کو خطرہ سے کلیتہً محفوظ نہیں قرار دے سکتا۔ خواہ وہ متخاصم حکومتوں اور اس وقت کے میدانِ جنگ سے کتنا ہی دُور کیوں نہ واقعہ ہو۔ بظاہر حالات ہندوستان اور پھر پنجاب ایک دُور افتادہ خطہ ہے۔ لیکن اس وقت جبکہ ابھی فضا میں جنگ کے بادل منڈلا رہے تھے۔ اور کسی کو یقینی طور پر معلوم نہ تھا۔ کہ وہ کہاں برسیں گے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک خطبہ میں اہل ہند کو حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"یہ امر بعید نہیں۔ کہ معصوم ہندوستان پر بھی گولہ باری کی جائے۔ اور اس کے نہتے افراد کو اس لئے تباہ کر دیا جائے کہ وہ انگریزوں کی حکومت میں کیوں ہیں!!"

ان الفاظ میں حضورؓ نے جہاں اہل ہندوستان کو غنیم کے حملہ کے خطرہ سے آگاہ کیا۔ وہاں حکومت کو بھی بتایا۔ کہ وہ ہندوستانیوں کے نہتہ پن کو دُور کرے۔ اور ان کے لئے حفاظتی سامان مہیا کرے۔ اب جبکہ خطرات بالکل واضح ہو چکے ہیں۔ ہر قسم کی حفاظتی تیاریاں زور و شور سے کی جا رہی ہیں۔ اور حکومت پنجاب نے اپنے ایک خاص اعلان میں جہاں یہ بتایا ہے۔ کہ بین الاقوامی صورت حالات میں حال میں جو تغیر رونما ہوا ہے اس کی وجہ سے شمال مغرب سے ہوائی حملوں کے خلاف پنجاب میں سول آبادی کی حفاظت کی تدابیر اختیار کرنا ضروری خیال کیا گیا ہے۔ وہاں یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان تدابیر کے متعلق مفصل بیان دینا قرینِ مصلحت نہیں۔ تاہم حکومت پنجاب یہ واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں خاص توجہ دے رہی ہے۔ بعض بڑے بڑے شہروں میں بہت سا ابتدائی کام کیا جا چکا ہے۔ ہوائی حملوں کے خلاف حفاظتی تدابیر کے سلسلہ میں بعض افسر سالم وقت کی ملازمت کی بناء پر اب تعینات کئے جا رہے ہیں۔ اور ان تقررات کی وجہ سے جو تدابیر اختیار کی جا چکی ہیں۔ وہ اور بھی زیادہ تیز اور مضبوط ہو جائیں گی۔ ان تدابیر کو صوبہ کے شمالی حصہ کے دوسرے بڑے بڑے شہروں نیز بعض ان چھوٹے مقامات میں وسعت دی جائے گی۔ جو فوجی نقطہ خیال سے اہم مقامات کے نزدیک واقع ہونے کی وجہ سے خاص توجہ کے مستحق ہیں"۔

اس سلسلہ میں صفائی کے ساتھ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ لڑائی کی حالت میں ہندوستان کے شمال کی جانب سے ہوائی حملے ہو سکتے ہیں۔ اور ان حملوں کی زد پنجاب کے کسی مقام پر پڑ سکتی ہے چنانچہ حکومت نے بیان کیا۔ کہ اصل اور اہم حقائق یہ ہیں۔ کہ سارے پنجاب پر ہندوستان کی حدود کے اوپر سے ہوائی حملے کئے جا سکتے ہیں۔ صوبہ میں ایسے مقامات کی بہت بڑی تعداد ہے جنہیں ہوائی حملوں کا ہدف بنایا جا سکتا ہے۔ اور اگرچہ فی الحال حملہ کا خطرہ بہت دُور ہے۔ تاہم انتظامات کی تیاری میں بہت وقت صرف ہوگا۔ اس معاملہ میں اصول یہ ہے۔ کہ تیار رہو"۔

یہ وہ انتظامات ہیں۔ جو حکومت کے پیش نظر ہیں۔ جنگی کمیٹیاں بھی جگہ بجگہ بنائی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں ہماری جماعت کے جن اصحاب کی خدمات مفید ثابت ہوں۔ انہیں ضرور پیش کرنا چاہیئے اور پنجاب کی حفاظت کو اپنا بہت بڑا فرض سمجھنا چاہیئے۔

اس بیرونی خطرہ کے علاوہ اندرونی خطرہ یعنی خانہ جنگی کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جس کا پنجاب میں زیادہ احتمال ہو سکتا ہے۔ جہاں سکھوں کے ایک بڑے طبقہ نے کھلم کھلا جنگی تیاریاں شروع کر رکھی ہیں۔ اور ہندو بھی اسی قسم کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ سکھ تو اعلان کر چکے ہیں کہ انہوں نے پنجاب کو بارہ حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصہ میں ایک کمانڈر مقرر کر دیا ہے اور اکالی فوج کی بھرتی زور و شور سے کی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اپنے جلسوں میں "راج کرے گا خالصہ" کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ اور سنا گیا ہے۔ کہ خاص کوشش سے اسلحہ خریدے جا رہے ہیں۔ ادھر "آل انڈیا راج آریہ سبھا" قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ اس قسم کی تیاریاں کرنے والے بے حد عاقبت نااندیش۔ اور دشمن امن ہیں۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ ان کے خطرہ کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔ اور ایسا انتظام ہونا چاہیئے۔ کہ اس قسم کے فتنہ کو سر اٹھانے کا موقعہ نہ ملے۔ اور اگر کہیں سر اٹھائے۔ تو اسے متفقہ کوشش سے کچل دیا جائے۔

جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے۔ ایسے خطرات کے وقت بھی تمام ہندوستان میں اور خصوصاً پنجاب میں امن قائم رکھنے اور فتنہ کو دبانے کی پوری پوری تیاری کرنی چاہیئے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ احسان ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پیچش کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو کل پھر دورہ ہوگیا۔ آج بھی درد گردہ کی تکلیف اور نقاہت ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب کو بیگو سرائے بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

نصرت گرلز ہائی سکول میں ہفتہ وار اجلاس ہوتے ہیں۔ جس میں سلسلہ کے بزرگ مختلف مضامین پر تقاریر کرتے ہیں۔ اس ہفتہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ذکر حبیب پر تقریر فرمائی۔

کل چودھری کالو صاحب متوطن حمزہ ضلع امرتسر حال قادیان بعمر ۹۶ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی جائے۔

تحریک جدید کے وعدے پورے کرنیوالے احباب کے نام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور دعا کیلئے پیش کر دیئے گئے

اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے تحریک جدید سال ششم کے وعدے پورے کرنے والے (۱) وہ احباب ہیں جنہوں نے اپنے وعدوں کو ۳۱ مئی تک سو فی صدی پورا کر دیا۔ (۲) وہ دوست ہیں جنہوں نے ۸ جون کی شام تک اپنے وعدوں کو پورا کیا (۳) وہ ہیں جنہوں نے اپنے وعدے ۸ جون تک قسط وار ادا کر کے پچاس فی صدی یا اس سے زیادہ حصہ ادا کیا (۴) تحریک جدید کے وہ سیکرٹری جنہوں نے اپنی جماعت کے وعدوں کو پورا کرنے میں خاص کوشش کی۔ تحریک جدید کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ احباب کی فہرستیں ۸ جون کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کرتے ہوئے حضور سے دعا کی درخواست کی جائے گی۔ چنانچہ ۸ جون کو چاروں قسم کی فہرستیں پیش کرتے ہوئے ان احباب کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی۔

تحریک جدید کی طرف سے ان احباب کو جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی قربانیوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ اور آئندہ قربانیوں کی توفیق بخشے۔

دعا کے لئے پیش ہونے والی فہرست میں ایک خاصی تعداد ایسے احباب کی ہے جو مقروض تھے۔ اور اپنے قرضہ کی قسطیں ادا کر رہے تھے۔ مگر حضور کے خطبہ نے ایسا اثر کیا۔ کہ بعض نے اپنے گھر کے اخراجات بند کرنے ضروری سمجھے۔ اور قسطیں بھی بند کر دیں تاکہ وہ اپنا چندہ تحریک جدید ادا کر سکیں۔ جی چاہتا ہے۔ کہ ایسے احباب کی فہرست شائع کی جائے۔ وہ احباب جنہوں نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ وہ ماہ جون میں اپنے وعدے سو فی صدی پورا کر لیں۔ [illegible]

طالبات نصرت گرلز ہائی سکول کے انعامی مضامین

طالبات نصرت گرلز ہائی سکول میں دینی علوم کے متعلق زیادہ شوق پیدا کرنے کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ایک اہم موضوع قبل از وقت انتخاب کر لیا جاتا ہے اور لڑکیوں کو اس کے متعلق تیاری کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ تین ماہ کے بعد لڑکیاں باقاعدہ امتحان کے طور پر سکول میں زیر نگرانی اس مضمون پر اپنا پرچہ لکھتی ہیں۔ جو لڑکی اول رہے اس کو ایک سنہری میڈل جس کا نام "امیر المومنین میڈل" ہے دیا جاتا ہے۔ گزشتہ سال لڑکیوں نے "خواتین سلسلہ جماعت کی ترقی میں اپنے امام ہمام کا ہاتھ کس طرح بٹا سکتی ہیں" پر مضمون لکھا۔ امۃ السلام بنت میاں احمد الدین صاحب کو اول رہنے کی وجہ سے "امیر المومنین میڈل" ملا۔

امسال "ضرورت اور اہمیت خلافت" پر مضمون لکھوایا گیا ہے۔ امۃ الرشید بنت مرزا محمد شفیع صاحب۔ طاہرہ صدیقہ بنت نواب محمد عبداللہ خان صاحب اور محمودہ ثروت بنت شیخ نیاز احمد صاحب علی الترتیب ۹۱ ½ و ۷۴ ½ و ۶۵ ½ نمبر لے کر اول دوم و سوم رہیں۔

نئے دیہاتی مدارس کا قیام

تحریک جدید کے ماتحت بفضلہ تعالےٰ دیہاتی مدرسین کے طور پر چھ نوجوان ٹریننگ لے رہے ہیں۔ ان کا تقرر مختلف جماعتوں میں کیا جائے گا۔ جو جماعتیں اپنے ہاں دیہاتی مدرسہ کا قیام چاہتی ہیں۔ وہ ذیل کے مطالبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔

(۱) جماعت زیادہ سے زیادہ کتنی زمین قابل زراعت دے سکتی ہے۔

(۲) رہائشی مکان و عمارت مدرسہ کا انتظام بذمہ جماعت یا اس کے لئے جگہ دیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

سپاہیانہ زندگی کس طرح بسر کرنی چاہیئے

تحریک جدید کے بعض بظاہر معمولی نظر آنے والے مطالبات میں سے ایک یہ ہے۔ کہ "ہر احمدی جو اس رنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہیئے یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق عمل کی بناء پر کیا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"آپ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کا اپنا طریق یہ بھی تھا۔ اور ہدایت بھی آپ نے یہ کر رکھی تھی۔ کہ ایک سے زیادہ سالن استعمال نہ کئے جائیں۔ اور اس پر اتنا زور دیتے تھے۔ کہ بعض صحابہ نے اس میں غلو کر لیا۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت عمر کے سامنے سرکہ اور نمک رکھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ دو کھانے کیوں رکھے گئے ہیں۔ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک کھانے کا حکم دیا ہے"

اگرچہ حضور نے اس مطالبہ میں کئی استثنیٰ بھی رکھے ہیں۔ لیکن ترقی کرنے والی قومیں اصل مقصود اور پابندی کی تعمیل کے لئے کوشش کیا کرتی ہیں۔ وہ رعائتوں سے فائدہ اٹھانے کے درپے نہیں ہوتیں۔ ہمیں چونکہ سپاہیانہ زندگی بسر کرنی چاہیئے اس لئے پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ سادہ زندگی کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

قبر کا عذاب

فرمایا۔ عربی زبان میں مرنے کے معنی میں دو لفظ بولے جاتے ہیں۔ موت اور توفّی۔

۱۔ موت عام ہے۔ جسم کو رُوح سے جُدا کرنا۔ خواہ رُوح کو محفوظ رکھا جائے۔ یا اسے بھی جسم کی طرح ضائع کر دیا جائے۔ اور یہ لفظ حیوانوں اور انسانوں دونوں پر بولا جاتا ہے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ مات کلبی مات زیدٌ۔ میرا کتا مر گیا۔ زید مر گیا۔ مگر توفّی کا لفظ خاص ہے۔ اس کے معنی ہیں۔ جسم کو رُوح سے الگ کر لینا۔ اور رُوح کو محفوظ رکھ لینا۔ لغت میں توفّاہُ اللہ کے معنی قبض اللہ روحہٗ کے لکھے ہیں یعنے اس کی رُوح کو خدا نے قبض کر لیا۔ اور قبض کہتے ہیں کسی چیز کو پکڑ کر اپنے قابو میں لا کر محفوظ رکھ لینا یہی وجہ ہے۔ کہ لفظ توفّی کا اطلاق حیوانات اور پرندوں وغیرہ پر نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف انسان پر بولا جاتا ہے کوئی عرب توفّی کلبی۔ توفّت ھرّتی توفّت بغلتی اور توفّت بقرتی نہیں کہتا۔

پس تمام کلام عرب میں اس قسم کی ایک مثال کا بھی نہ ملنا۔ کہ کسی حیوان کی موت کی خبر دینے کے لئے لفظ توفّی استعمال ہوا ہو۔ اس بات کا زبردست ثبوت ہے۔ کہ انسان بے فائدہ پیدا نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کی رُوحوں کو محفوظ رکھا جا رہا ہے۔ اور اصل مقام میں داخل ہونے سے پیشتر ان روحوں کو اس مقام کا نظارہ دکھایا جاتا ہے۔

عربی زبان کی خوبی

فرمایا۔ عربی زبان کی کتنی بڑی خوبی ہے۔ کہ انسانی موت کے معنی کے لئے جو لفظ مستعمل ہے۔ اس کے اندر وُہ حقیقت موجود ہے۔ جو ایک مجہ عالم (دوزخ و جنت اور حشر و نشر) کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اُن الفاظ میں جو بظاہر نہایت سادہ ہیں۔ ایسی حقیقت کا مخفی ہونا جو علم غیب سے تعلق رکھتی ہے اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ واقعی عربی زبان اُمّ الالسنہ اور خدائی زبان ہے دُنیا میں کوئی ایسی زبان نہیں جس کا موت کے معنی کا لفظ ایسا مفہوم رکھتا ہو۔

پس لفظِ توفّی جس کا اطلاق صرف انسانوں پر ہوتا ہے۔ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ انسان کی رُوح ایک خاص مقام پر محفوظ رکھی جاتی ہے۔ جہاں اسے حسب اعمال نظارہ دکھایا جاتا ہے اور اسی مقام کا نام قبر ہے۔ اور یہی وُہ مقام ہے۔ جہاں حسب اعمال جنت یا دوزخ کی طرف دروازہ کھلتا ہے اور جہاں ستر ستر گز تک فراخی ہوتی ہے۔ خاکسار محمود احمد خلیل۔ شاہ پوری

سرمایہ دار احباب کے لئے ایک عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وُہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں ان کا روپیہ بعض تجارتی کاروبار یا بڑی کمپنی کا مشورہ دے سکتا ہوں۔ اور بعض ایسے مواقع بتا سکتا ہوں کہ جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائیگا۔ جو ہر طرح سے محفوظ ہوگا۔ اور نفع لائے گا۔ خواہشمند احباب کے لئے فائدہ اٹھانے کا نہایت عمدہ موقعہ ہے۔

فرزند علی عفی عنہ۔ ناظر بیت المال۔

وید میں تحریف

(۱)

اکثر مذاہب کی مذہبی کتب پر غور کرنے سے۔ اور ان کے مختلف ایڈیشن دیکھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ ہر وُہ کتاب جو کہ خدا تعالےٰ نے کسی قوم کی وقتی اصلاح کے لئے دی۔ اپنی مدت معینہ گزر جانے پر ابنائے زمانہ کے دست تصرف سے نہ بچ سکی۔ اور اُسے محرف و مبدل کر دیا گیا۔ البتہ وُہ کتاب (قرآن کریم) جسے اللہ تعالےٰ نے سب انسانوں اور سب زمانوں کے لئے مکمل ہدایت نامہ بنا کر بھیجا۔ اور جس کی حفاظت کا ذمہ اُس نے خود لیا۔ وُہ ہر طرح محفوظ ہے۔ انجیل جو کہ قرآن کریم کے بعد سب مذہبی کتب میں سے آخری کتاب ہے اس کو اگر غور سے پڑھا جائے۔ تو اس کا ایک ایک باب اس کی تحریف کا اظہار کرتا ہے۔ مختلف اوقات اور مختلف انسانوں کی شائع کردہ انجیل کا آپس میں مقابلہ کیا جائے۔ تو صاف طور پر پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ سلسلہ تحریف ابھی تک جاری ہے بالکل یہی حالت بلکہ اس سے بڑھ کر وید کی ہے آج سے سینکڑوں سال قبل ایک ایسا وقت تھا جبکہ اللہ تعالےٰ نے ایک قوم کی اصلاح کے لئے اُسے نازل فرمایا۔ مگر جب اس کا وقت گزر چکا۔ تو اس کے ماننے والوں نے بھی اس میں وُہ تحریف کی۔ کہ جس کی مثال کسی اور مذہبی کتاب میں نہیں مل سکتی۔ آج میں ویدک دھرمیوں کی اس دست اندازی کو انہی کے الفاظ میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

ایک سے چار وید

کتاب مہابھارت جسے اکثر ہندو پانچواں وید مانتے ہیں۔ اس کے آدی پرب باب میں لکھا ہے۔ "محض اس لئے کہ اس آدمی (کرشن دویاپن) نے وید کی تقسیم کی اور یہ تقسیم اس کرشن دویاپن نے اپنی عقل اور تپسیا کے مطابق کی اس تقسیم کرنے سے ہی اس آدمی کا نام وید ویاس یعنی وید کو بانٹنے والا ہو گیا۔"

پھر اُسی آدی پرب (مہابھارت) میں لکھا ہے "ستیاوتی کے بیٹے کرشن دویاپن نے پرانے ایک وید کو تقسیم کر کے اس پاک تاریخ یعنی تاریخی واقعات والے ویدوں کو بنایا۔"

کتاب شری مدبھاگوت سکندھ ۱ ادھیائے ۴ میں لکھا ہے۔ "وید میں چار قسم کا کام دیکھ کر وید ویاس نے پرانے ایک وید کو چار قسم کے چار وید بنا دیئے۔"

سکندھ ۱۲ میں لکھا ہے۔ "جس کے باپ کا نام پاراشر اور ماں کا نام ستیہ وتی تھا۔ اس کرشن دویاپن نے ایک وید کے چار وید بنا دیئے۔"

ان حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کرشن دویاپن نامی آدمی نے ایک وید کے چار وید کر دیئے۔ اور ان چاروں میں کچھ کچھ تاریخی واقعات بھی داخل کر دیئے۔ چنانچہ اس کے اسی کارنامے کے باعث اس کرشن دویاپن کا نام "وید ویاس" یعنی وید کو بانٹنے والا مشہور ہو گیا۔ یہ بھی یاد رہے کہ ان کا یہ دوسرا صفاتی نام یعنی وید ویاس اس قدر مشہور ہوا۔ کہ آج بھی ننانوے فیصدی ویدک دھرمی ان کے اصلی نام کرشن دویاپن سے بالکل بے خبر ہیں اور سب کے سب انہیں "وید ویاس" ہی کہتے ہیں۔ اس صفاتی نام "وید ویاس" کے باعث اصلی نام کا بالکل مٹ جانا بھی اس امر کا زبردست ثبوت ہے کہ انہوں نے وید کی اصلی شکل کو تبدیل کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا تھا۔

موجودہ ویدوں میں تاریخی واقعات بہت سے ملتے ہیں۔ راجہ سداس وغیرہ کئی راجاؤں کے نام اور کارنامے موجودہ ویدوں میں مذکور ہیں۔ ان تاریخی واقعات کے علاوہ اور بعض کہانیاں بھی ویدوں میں آتی ہیں۔ مہابھارت کے حوالوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سب کے سب واقعات وید ویاس سابق کرشن دویاپن جی ہی نے وید میں داخل کئے۔ کتاب سنسکرت ودیا اپاکھیان صفحہ ۱۷ پر لکھا ہے۔ "پہلے وید ایک تھا۔ اس بارے میں ہمارے شاستر کاروں (مصنفوں) کا مذہب دلائل کی رُو سے بالکل ٹھیک ہے۔"

وہ یہ کہ وید ایک تھا جب شری وید یاس نے چار حصے کرانے والوں برہمنوں کے لئے بدا بدا اگر نتھوں میں کر دیا۔ تو اس کی شکل یہ ہوگئی۔ ہوتا کے لئے رگوید۔ ادھوریو کا یجر وید۔ ادگاتا کا سام وید۔ برہما کا اتھر وید۔ کتاب شتپتھ براہمن اور منوسمرتی وغیرہ کئی کتب سے ثابت ہوتا ہے کہ وید بانٹے جانے کے بعد) تین تھے رگ۔ یجر۔ سام اگر اسے بھی صحیح تسلیم کر لیں۔ تب بھی مذکورہ بالا دونوں مذاہب میں کوئی تناقض نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اتھر وید والا کارنامہ ویدیاس کے کسی دوست یا شاگرد نے ان کی مدد سے سرانجام دیا ہو۔ جس کے باعث اس کارنامے کو ویدیاس کی طرف منسوب کرنے والے لوگ تو لکھ گئے۔ کہ انہوں نے ایک وید کے چار وید بنائے۔ مگر اس کارنامے کو اس کے اصل مالک (اتھروا برہمن) کی طرف منسوب کرنے والے ویدیاس کے اپنے ہی کارنامے کو مدنظر رکھتے ہوئے تین وید لکھ گئے ہوں۔

چار سے پانچ وید کس طرح بنے

کتاب شری مد بھاگوت میں لکھا ہے کہ ویدیاس نے چار وید بنانے کے بعد اپنے چار شاگردوں کو ایک ایک وید یوں پڑھایا کہ پیل نامی شاگرد کو رگوید۔ جیمنی کو سام وید ویشمپائن کو یجر وید اور سومنتو کو اتھروید۔ اس زمانے میں کاغذ نہیں تھے۔ پڑھنے پڑھانے کا بڑا طریق زبانی رٹانا ہی تھا ہاں بعض لوگوں نے چند منتر بھوج پتر وغیرہ پر لکھے ہوئے تھے۔ ویدیاس کے چاروں مذکورہ بالا شاگردوں نے خود ایک ایک وید کو پڑھ کر آگے اپنے شاگردوں کو رٹا رٹا کر پڑھانا شروع کیا۔

شری مد بھاگوت اور بھی کئی کتب میں لکھا ہے۔ کہ ویشمپائن جی یجر وید کے استاد تھے۔ ایک دن پڑھاتے وقت انہوں نے اپنے شاگردوں سے کہا۔ کہ مجھ سے گناہ ہوگیا ہے۔ تم لوگ ورت رکھو تاکہ میں گناہ سے نجات پا جاؤں۔ ان کے شاگردوں میں سے یاگولکیہ نامی لڑکے نے کہا۔ استاد جی یہ جاہل لڑکے ورت کیا جانیں۔ میں اکیلا ہی آپ کے لئے کافی ہوں۔" اس پر ویشمپائن جی نے خفا ہو کر اسے نکال دیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ "میں تجھے اب نہیں پڑھاؤں گا۔" یاگولکیہ جی وہاں سے اٹھ کر باہر آگئے۔ اور ایک نئی طرز کا یجر وید انہوں نے سورج بھگوان سے لے لیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ سورج کسی کو کیا دے دیگا۔ گولکیہ جی ذہین اور سمجھدار آدمی تھے۔ انہوں نے خود ہی نئی طرز کا یجر وید بنا کر اس کا نام شکل یجر وید رکھ لیا۔ چنانچہ شتپتھ براہمن میں صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ شکل یجر وید کے منتر یاگولکیہ کے ہیں۔" ایسا ہونے پر یجر وید کا نام کرشن یجر وید ہوگیا۔ تو اس طرح چاروں ویدوں میں ایک اور وید کی زیادتی ہو کر پانچ وید بن گئے۔ اب آگے پانچوں استادوں نے اپنے اپنے شاگردوں کو رٹا رٹا کر پڑھانا شروع کیا۔ دقیق مشکل اور کثیر التعداد منتروں کو رٹتے وقت شاگردوں کا پہلے لفظوں اور جملوں میں اختلاف ہوگیا۔ یعنی کسی نے کسی منتر کے دو لفظ کم کر دیئے۔ اور کسی ذہین لڑکے نے دو لفظ اور ملا دیئے۔ اور جوں جوں یہ رٹنے رٹانے کا سلسلہ ترقی پکڑتا گیا۔ اور لفظوں کا باہمی اختلاف بھی بڑھتا گیا۔ اور بڑھتا بڑھتا یہاں تک پہونچا۔ کہ پانچوں ویدوں کی سینکڑوں ہی مختلف صورتیں اس رنگ میں ہوگئیں۔ اور انہیں وید کی "شاخا" کا نام دیا گیا۔ یہاں قارئین کرام شاخ کے لفظ کو درخت کی شاخ پر نہ قیاس کریں۔ جو کہ درخت کی جزو ہوا کرتی ہے۔ بلکہ یہاں شاخ سے مراد پورا وید ہے۔ اور جس جس آدمی نے وید میں کچھ تھوڑی بہت تبدیلی کر کے اسے ایک نیا رنگ دے دیا۔ وہ وید اس آدمی کے نام سے وید کی شاخا مشہور کر دی گئی چنانچہ آج کل یجر وید کے نام سے جو کتاب آریہ سماج پیش کرتی ہے۔ یہ شکل وید کی مادھیہ دنی شاخا ہے۔ یاگولکیہ جی کے شاگردوں میں سے ایک "مدھیہ دن" نامی شاگرد تھا۔ اس نے اصلی وید میں ردّو بدل کر کے جو ایک نئی صورت وید کو دے دی۔ اسی سے اس کے نام سے وہ وید مادھیہ دنی شاخا کہلایا۔ چنانچہ پنڈت ردر دیو شاستری (حال عبد اللہ بن سلام صاحب) نے اپنی کتاب وید کی سنسکرتی میں لکھا ہے۔ ویدکی شاخوں اور شکلوں میں جو اختلاف ہے۔ اس کی وجہ وید کے پڑھنے پڑھانے والوں کا باہمی اختلاف ہے جیسے ہی کتاب آریہ ودیا لاھا کر میں لکھا ہے۔ وید کو پڑھانے والے شاکل وغیرہ استادوں کا منتروں اور جملوں میں جو باہمی اختلاف ہوگیا۔ وہی وید کی شاخوں کی علت ہے۔ پھر جناب پنڈت ردر دیو جی (حال پنڈت عبد اللہ بن سلام صاحب) نے لکھا ہے۔ یاگولکیہ (جنہوں نے شکل یجر وید بنایا تھا) کے جابال۔ مدھیہ دن۔ کنو وغیرہ پندرہ شاگرد تھے ان میں سے جس نے اصلی وید میں جو تبدیلی کر کے نئی شکل وید کو دے دی۔ شاخا اسی کے نام سے مشہور ہوگئی۔ جو کنو نے تبدیلی کر کے وید بنایا۔ اس کا نام کانول شاخا اور جو مدھیہ دن نے بنایا۔ اس کا نام وید کی مدھیہ دنی شاخا ہوگیا۔

ماحصل ان سب حوالوں کا یہ ہے۔ کہ وید میں جس انسان نے تھوڑی بہت تبدیلی کر کے اسے نیا رنگ دیدیا۔ وہ اسی تبدیلی کرنیوالے آدمی کے نام سے وید کی شاخا کہلانے لگی۔ ناصر الدین عبد اللہ بنفیر معہ جامعہ احمدیہ

مولوی محمد علی صاحب کے ایک وزنی اعتراض کی حقیقت

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے بزعم خود ایک بہت بڑا وزنی اعتراض ہمارے خلاف اپنے رفقاء کو یہ لکھایا ہے کہ "جائیے اور قادیان والوں سے یہ سوال پوچھیئے۔ کہ ایک غیر مسلم جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہ سنا ہو وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو سکتا ہے یا نہیں اس کا جواب قادیان والوں کے لئے موت ہے۔ اگر یہ غیر مسلم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو سکتا ہے۔ تو ایک پرانا مسلمان جو کلمہ پڑھتا ہے قرآن پر ایمان لاتا ہے۔ نماز روزہ دیگر احکام اسلامی کا پابند ہے۔ وہ کیوں کلمہ پڑھنے کے باوجود مسلمان نہیں۔ اس کو قادیان والے کس وجہ سے کافر قرار دیتے ہیں۔ اگر یہ غیر مسلم صرف کلمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہو سکتا! تو اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ کلمہ منسوخ ہو چکا ہے۔ اب اس کا سکہ نہیں چلتا کیونکہ اب صرف اسے پڑھ کر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور نہ مسلمان رہ سکتا ہے۔ جیسا کہ ابھی میں نے کہا ہے۔ کہ یہ سوال قادیانیوں کے لئے موت ہے۔ وہ اس کا جواب نہیں دیں گے بلکہ اس کو ٹالتے رہیں گے"

(پیغام صلح ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء)

گویا جناب مولوی صاحب کے نزدیک یہ سوال اتنا وزنی ہے۔ اور اتنی اہمیت رکھتا ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب اس کے جواب کو ہم احمدیوں کے لئے موت کے مترادف قرار دیتے ہیں۔ اور پہلے سے ہی اپنا فیصلہ شائع کر رہے ہیں۔ کہ قادیانی اس کا جواب نہیں دیں گے۔ بلکہ اسے ٹالتے رہیں گے۔ مگر میں اس سوال کا جواب عرض کرتا ہوں۔ اگر مولوی صاحب اور ان کے رفقا نے میرے جواب کو بغور پڑھنے اور جواب دینے کی کوشش کی۔ تو انہیں پتہ لگ جائے گا۔ کہ ہم احمدی ٹال مٹول سے کام لینے والی جماعت نہیں۔ بلکہ خدا کے فضل سے مسکت اور شافی جوابات دے سکتے ہیں*

جناب مولوی صاحب غور فرمائیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷ پر مسیح کے نزول کی حقیقت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "سو مسیح کے نزول کی سچی حقیقت یہی ہے جو اس عاجز پر ظاہر کی گئی۔ اور اگر اب بھی کوئی باز نہ آوے تو میں مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ پہلے صرف اس وجہ سے میں نے مباہلہ سے اعراض کیا تھا۔ کہ میں جانتا تھا۔ کہ مسلمانوں سے ملاعنہ جائز نہیں۔ مگر اب مجھ کو بتلایا گیا۔ کہ جو مسلمان کو کافر کہتا ہے۔ اور اس کو اہل قبلہ اور کلمہ گو اور عقائد اسلام کا معتقد پا کر بھی کافر کہنے سے باز نہیں آتا۔ وہ خود دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ سو میں مامور ہوں۔ کہ ایسے لوگوں سے جو ائمۃ التکفیر ہیں۔ اور مفتی اور مولوی اور محدث کہلاتے ہیں۔ اور ابناء اور نساء بھی رکھتے ہیں۔ مباہلہ کروں۔"

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷

اب میں جناب مولوی صاحب سے ملتمس ہوں کہ وہ اوپر کی تحریر کی روشنی میں مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں۔

سوال اوّل:۔ کیا اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ مباہلہ کے لئے مامور ہونے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکفر مولویوں اور مفتیوں کو مسلمان سمجھنے کی وجہ سے ان سے ملاعنہ اور مباہلہ جائز نہیں سمجھتے تھے۔

سوال دوم:۔ کیا مباہلہ کے لئے مامور ہونے پر حضور نے ان مفتیوں اور مولویوں کو اپنے پہلے خیال کے خلاف دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہوئے مباہلہ کی دعوت دی۔ اگر جناب مولوی صاحب کا جواب اثبات میں ہے۔ اور بجز اثبات میں جواب دینے کے انہیں چارہ نہیں تو اب وہ بتائیں۔

سوال سوم:۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان مولویوں اور مفتیوں کو مسلمان نہ سمجھتے ہوئے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ تو کیا جناب مولوی صاحب کو معلوم نہیں۔ کہ حضرت اقدسؑ نے اس جگہ ان کلمہ گو مولویوں اور مفتیوں کو دائرہ اسلام سے خارج لکھا ہے۔ جو پہلے سے کلمہ گو مسلمان تھے۔ جناب مولوی صاحب فرمائیں۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک معاذاللہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ منسوخ ہو گیا تھا۔ اور اس کا سکہ جاری نہ رہا تھا۔ کہ حضور نے ان کلمہ گو مفتیوں اور مولویوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا۔ حالانکہ ایک نومسلم جناب مولوی صاحب کے نزدیک بھی کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ مگر ان پرانے کلمہ گو مولویوں اور مفتیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پرانے کلمہ گو ہونے کے باوجود دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا۔ جناب مولوی صاحب کا فرض ہے۔ کہ وہ ذرا سوچ سمجھ کر ہمارے سوالات کا جواب دیں۔ تا عقلمند اسے جناب کی طرف سے ٹال مٹول نہ سمجھیں۔

اگر جناب مولوی صاحب سوال ۳ کے جواب میں یہ کہیں۔ کہ ان مفتیوں اور مولویوں کو جو پہلے سے کلمہ گو مسلمان چلے آتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انہیں خارج از اسلام قرار دینا کلمہ کے منسوخ ہونے اور اس کے سکہ کے بند ہونے پر دال نہیں۔ کیونکہ ان مولویوں اور مفتیوں نے خود وجہ کفر پیدا کی۔ کہ ایک مومن کو کافر کہہ کر دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ اس لئے کلمہ کے باوجود منسوخ نہ ہونے کے۔ اور اس کا سکہ بھی جاری ہونے کے یہ کلمہ اب انہیں پناہ نہیں دے سکتا۔ تا وقتیکہ وہ اپنے اس فعل سے توبہ نہ کریں۔ جو ان کے خروج از اسلام کا باعث ہے۔ تو میں جناب مولوی صاحب کے اس جواب کو واقعی معقول سمجھونگا۔ مگر اس صورت میں انہیں میرے مندرجہ ذیل سوالات پر بھی غور کرنا ہوگا۔

چوتھا سوال:۔ مولوی صاحب فرمائیں کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ پر ایک سائل کے جواب میں کلمہ گو کو کافر کہنے والوں کو۔ اور مسیح موعود کو نہ ماننے والوں کو اپنے سوال میں دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہوئے یہ جواب دیا ہے کہ:۔

"عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں"

اگر یہ جواب دیا ہے اور ضرور دیا ہے اور مولوی صاحب اس سے انکار نہیں کر سکتے تو اب مولوی صاحب بتائیں۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں۔ کہ اس تحریر میں حضورؑ نے کلمہ گو مسلمان کو کافر کہنے والے اور اپنے نہ ماننے والے کو ایک ہی حکم میں رکھا ہے بلکہ انہیں دو قسم کے انسان ٹھہرانے والے پر تعجب کا اظہار فرمایا ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو یہ تو پہلے مولوی صاحب معلوم کر چکے ہیں۔ کہ کلمہ گو کافر کہنے والے کو حضور نے آئینہ کمالات اسلام میں دائرہ اسلام سے خارج لکھا ہے۔ لہٰذا اس تحریر کے رو سے آپ کا منکر بھی آپ کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔ اب مولوی صاحب بتائیں کیا اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے انکار کو خروج از اسلام کی دوسری وجہ قرار نہیں دیا۔ اگر دیا ہے۔ اور مولوی صاحب اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ تو پھر وہ بتائیں:

پانچواں سوال:۔ کہ کیا معاذاللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک کلمہ منسوخ ہو گیا تھا۔ اور اس کا سکہ اب جاری نہ رہا تھا۔ جو آپ نے پرانے کلمہ پڑھنے والے مسلمانوں کو اپنا انکار کرنے کی وجہ سے ان مولویوں اور مفتیوں کی طرح دائرہ اسلام سے خارج قرار دیدیا۔ جس کا ذکر آئینہ کمالات اسلام سے دکھایا جا چکا ہے۔ حالانکہ جناب مولوی صاحب کے نزدیک ایک غیر مسلم کلمہ پڑھنے سے نومسلم بن جاتا ہے۔ مگر ان پرانے کلمہ گو مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے انکار کی وجہ سے کافر قرار دے دیا ہے۔ اور ایسے ہی کافر جیسے مسلمان کو کافر کہنے والے مفتی اور مولوی دائرہ اسلام سے خارج کافر ہیں۔

اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ طرز عمل کلمہ کو منسوخ قرار دینے۔ اور اس کا سکہ بند ہو جانے کے مترادف قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو مولوی صاحب کو ہمارے عقائد پر بھی اسی قسم کے نتائج متفرع کرنے کا حق ہے۔ لیکن اگر جناب مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمہ گو مسلمان کو جو مکفر تھے دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے پر یہ نتیجہ نہیں نکالتے۔ کہ حضورؑ کے نزدیک کلمہ منسوخ تھا۔ تو حضور کے منکرین اور مکذبین کے متعلق ہمارے اس فتوے کے قائل ہونے پر جو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے۔ جناب مولوی صاحب کو ہمارے متعلق ایسی نکتہ چینی کا کیا حق حاصل ہے۔ کیا اس صورت میں ان اعتراضات کا نشانہ صاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ ہوں گے۔

پس اگر جناب مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ تو پھر انہیں فوراً اپنی نکتہ چینی واپس لینا پڑے گی۔ اور یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وجوہات کفر پیدا کر لینے پر ایک پرانا کلمہ گو مسلمان بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار پا سکتا ہے۔ اور اسے کلمہ کا پڑھنا اور قرآن مجید کے ماننے کا دعوے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اقرار کا ادعاء اس فتوے سے پناہ نہیں دے سکتا۔ اسے اگر کوئی رعایت دی جا سکتی۔ تو وہ زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتی ہے۔ کہ دائرہ اسلام سے خارج کلمہ گو۔ یا بالفاظ دیگر رسمی اور اسمی مسلمان سمجھا جائے۔ ورنہ واقعیت اور حقیقت کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے کلمہ گو کو جو وجوہات کفر پیدا کرے۔ دائرہ اسلام سے خارج ہی لکھا ہے۔ اور ہم بھی اسے باتباع حضرت مسیح موعود علیہ السلام دائرہ اسلام سے خارج ہی سمجھتے ہیں۔ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب اپنا کوئی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے الگ مذہب بنانا چاہیں۔ تو وہ مختار ہیں۔ ہر طرح سے آزاد ہیں۔ البتہ خدا کی گرفت کے نیچے ضرور ہیں۔

میں جناب مولوی صاحب۔ اور ان کے رفقار کی شان میں اپنے آقا سیدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ایسے سخت الفاظ تو استعمال نہیں کر سکتا۔ کہ میری باتوں کا جواب دینا ان کے لئے موت ہے۔ البتہ میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر مولوی صاحب نے بغور میرے مضمون کا مطالعہ کیا۔ اور اس کا صحیح جواب دینے کی طرف متوجہ ہوئے۔ تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ جس اعتراض کو وہ ایک بہت بڑی حقیقت اور وزنی قرار دے رہے تھے۔ وہ محض ایک سراب تھا۔

آپ کا پرانا خیر اندیش

قاضی محمد نذیر لائلپوری از قادیان

خدام الاحمدیہ کے شعبہ اطفال کے متعلق قواعد

مجلس عاملہ مرکزیہ خدام الاحمدیہ نے اپنے اجلاس ۲۰ ہجرت ۱۳۱۹ہش میں دستور اساسی وقواعد وضوابط مجلس خدام الاحمدیہ کی دفعہ ۴۹ کے ماتحت شعبہ اطفال کے لئے مندرجہ ذیل قواعد کا اضافہ کیا

مربی (۱) ہر حلقہ ومقام کے مربی اپنے میں سے ایک کو مربی اعلےٰ منتخب کریں گے جس کی منظوری زعیم حلقہ یا قائد مقامی صدر مجلس خدام الاحمدیہ سے حاصل کرے گا۔

(۲) مربی اعلےٰ حلقہ یا مقام کے جملہ امور کا ذمہ دار ہوگا۔ وہ اطفال کی بھرتی کا بھی ذمہ دار ہوگا۔

(۳) دستور اساسی کی رو سے جو فرائض مربیان پر عاید ہوتے ہیں۔ ان کی عدم تعمیل پر ان سے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مجلس عاملہ مرکزیہ۔ مہتمم اطفال و دیگر بالائی عہدہ داران باز پرس کر سکتے ہیں۔

(۴) آوارگی دور کرنے کے لئے مربی اعلےٰ بمشورہ مربیان اطفال کے لئے ان کے مناسب حال ۲۴ گھنٹے کا پروگرام مقرر کریگا۔ جس میں سکول جانا مطالعہ۔ نماز۔ سونا۔ کھیلنا اور کھانا وغیرہ تمام امور مذکور ہوں گے۔ بچوں کے پاس کوئی ایسا وقت نہ چھوڑا جائے گا۔ جس میں گپیں ہانکنے اور بازاروں میں اور گلیوں میں پھرنے کے سوا انہیں کوئی کام نہ ہو۔ ایسے دنوں کے لئے جن میں سکول بند ہو۔ علیحدہ پروگرام بنایا جائے گا۔

(۵) ہر مربی اعلےٰ مقام کے لئے ایک یا دو حسب ضرورت نائب مقرر ہو سکتے ہیں۔ جو مربیوں میں سے ہوں گے۔

(۶) مربیان حلقہ ومقام ہفتہ وار اجلاس منعقد کیا کریں گے۔

(۷) مربی اعلےٰ دیگر مربیان میں سے ایک کو سکرٹری مربیان مقرر کرے گا۔ جو مربی اعلےٰ کے ساتھ ہر طرح تعاون کرے گا۔

(۸) مربی اعلےٰ و دیگر مربیان زعیم اور قائد کے کام میں ان سے پورا تعاون کریں گے۔

(۹) مربی اعلےٰ ہفتہ کی کارگذاری کی رپورٹ زعیم یا قائد کی وساطت سے مرکز میں بھیجا کرے گا۔

(۱۰) مجلس اطفال کے مختلف شعبے ہوں گے جن کے انچارج مربیوں میں سے لئے جائیں گے مثلاً نائب مہتمم تربیت اطفال۔ نائب مہتمم صحت جسمانی اطفال۔ جو مہتمم اطفال کے نائب کے طور پر کام کریں گے۔ ان کا تقرر صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے اختیار میں ہوگا۔

اطفال (۱۱) مندرجہ ذیل دفعات دستور اساسی مجلس خدام الاحمدیہ کا مجلس اطفال پر اطلاق ہوگا۔

دفعہ (۱۳) "حزب حلقہ جات میں دس دس یا دس سے کم (حسب ضرورت) ارکان پر مشتمل ہوگا" اس کے ساتھ مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔ "ہر حزب میں سے ایک ایک مانیٹر مقرر کر دیا جائے گا۔ جو انتظام میں مربی کی امداد کریگا۔

(۲۱۵) "اراکین کے قصور پر مجلس عاملہ صدر قائد اور زعیم اپنے ماتحت مجالس یا اراکین کو مناسب سزا دیں گے" سوائے اس کے کہ اس صورت میں زعیم و قائد کی بجائے۔ مربی یا مربی اعلےٰ حلقہ ومقام سزا دینے کے مجاز ہونگے ۲ دفعات ۱۷ تا ۲۱۔

(۱۷) امیدواران رکنیت کو طبع شدہ فارم پر قائد مقامی سے درخواست کرنا چاہئیے۔

(۱۸) ایسی خواہش کو منظور کرنا یا نامنظور کرنا قائد کے اختیار میں ہوگا۔

(۱۹) ان فیصلوں کی اپیل صدر کے پاس کی جا سکتی ہے

(۲۰) قائد مقامی کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ صدر سے استصواب کے بعد کسی ممبر کو رکنیت سے علیحدہ کر دے اور اگر چاہے۔ تو وجوہات اخراج مخفی رکھے۔

(۲۱) صدر کو بھی یہ اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ کسی رکن کو بغیر وجوہات بتلائے مجلس کی رکنیت سے علیحدہ کر دے۔ ان میں قائد مقامی کی بجائے مربی اعلےٰ مقام کا لفظ رکھا جائے۔

سترہ ۱۷ میں مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے جس پر ان کے والد یا سرپرست کے دستخط ہوں۔

(دفعہ ۲۰۵) "اراکین مجلس سے حسب قواعد ذیلی مجلس مرکزیہ ماہوار چندہ لیا جائے گا۔" اس پر مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔

"مربی اعلےٰ آمد و خرچ کی تفصیل رکھے گا۔"

(۲۱۱) قادیان کی کوئی رقم خرچ نہیں کی جا سکتی جب تک کہ امانت محاسب کے دفتر میں جمع کروا کر برآمد نہ کروائی جائے۔

دفعہ (۱۲) بچوں کو دو گروہوں میں منقسم کیا جائے گا۔ سات سے دس سال کی عمر کے اطفال الگ اور گیارہ سے پندرہ سال کی عمر کے اطفال الگ ہوں گے۔ ان کے مناسب حال تربیتی نصاب اور ذرائع اختیار رکئے جائیں گے۔

ذیلی قاعدہ زیر دفعہ (۲۲)

حاشیہ:۔ سزا کی تعمیل اور دیگر اصلاحی امور میں حسب ضرورت والدین کا تعاون حاصل کیا جائے گا۔ اہم امور میں مشورہ کیلئے والدین کو مربیوں کے اجلاس میں شمولیت کی دعوت دی جائے گی۔

(۱۳) ہر حلقہ ومقام میں اطفال میں سے ایک سیکرٹری منتخب ہوگا۔

(۱۴) باہمی مقابلے کروا کے بچوں میں اپنے پروگرام کی دلچسپی پیدا کروائی جائے گی۔

(۱۵) اطفال کے لئے علیحدہ بیج ہوں گے۔

(۱۶) قادیان کی مجالس حلقہ کی کوئی مشترکہ مجلس مقامی نہ ہوگی۔ بلکہ مہتمم اطفال ہی براہ راست حلقہ ہائے قادیان کی نگرانی کرے گا۔

یہ دفعہ قواعد وضوابط مجلس خدام الاحمدیہ کی دفعہ (۳۹) کا حاشیہ ہوگی۔ جو یہ ہے۔ مجلس مقامی کسی مقام کے تمام اراکین پر مشتمل ہوگی۔

زعیم (۱۷) زعیم حلقہ یا قائد مقامی مجلس اطفال کا عام نگران ہوگا۔

(۱۸) زعیم یا قائد شعبہ اطفال کے کام میں دخل دینے کا مجاز نہ ہوگا۔

(۱۹) اگر زعیم یا قائد کے نزدیک مربیان اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا نہ کر رہے ہوں۔ تو وہ ان کی توجہ ان کے نقائص کی طرف پھیرے گا۔ اگر پھر بھی اصلاح نہ ہوگی تو عہدہ داران جماعت مقامی کی وساطت سے اصلاح کی کوشش کرے گا۔ اگر پھر بھی اصلاح نہ ہوگی تو مرکز میں اس کی رپورٹ کریگا۔

محبوب عالم خالد مہتمم شعبہ اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نمبر ۵۶۱۴ منکہ انور احمد کاہلوں ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لنڈن انگلستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ھش (۵ مئی ۱۹۴۰ء) حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ بصورت نقدی میرے پاس ۰/۷/۰ پونڈ ہیں۔ اور تا قیام لنڈن مجھے میرے ماہوار اخراجات کے لئے ۲۵/۰ پونڈ ملتے ہیں۔ جس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور آئندہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ میری جس قدر ماہوار آمد ہوگی۔ اس کا ۱/۹ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد انور احمد کاہلوں۔ گواہ شد جلال الدین شمس گواہ شد عبد السلام۔

آنکھوں کی حفاظت کیجئے!

ریل گاڑیوں۔ موٹروں۔ بسوں کی وجہ سے پیدا شدہ گرد و غبار انسان کی صحت علی الخصوص آنکھوں کے لئے سخت مضر ہے۔ لیکن اب تو معاملہ اس سے بھی آگے بڑھ چکا ہے۔ سخت گرمی کا موسم آپہنچا ہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ آندھیاں زوروں پر ہیں۔ ایسے حالات میں ضروری ہے۔ کہ آنکھوں کی ہر ممکن حفاظت کی جائے۔ ہم نے اس غرض کے لئے مختلف قسم کے سرمے تیار کئے ہیں۔ یہ سرمے آنکھوں کے بہترین محافظ ہیں۔ آپ کی سہولت کے لئے ہم نے نمونہ جات کو بہت ارزاں کر دیا ہے۔ تا پہلے نمونہ منگوا کر اسے استعمال کیا جائے۔ اور بعد ازاں اس کے مفید ثابت ہونے پر زیادہ مقدار میں منگوایا جائے۔ **سرمے یہ ہیں۔**

سرمہ جواہرات:۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ اس میں زمرد۔ یاقوت۔ نیلم سچے موتی۔ عقیق فیروزہ صدف مروارید اور لاجورد شامل ہیں۔ قیمت پانچ روپیہ فی تولہ۔ نمونہ ۸/ کے ٹکٹ ارسال کر کے منگوائیں **سرمہ اکسیر واحد:**۔ ککرے۔ جالا۔ پانی آنا ڈھلکا وغیرہ امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت تین روپے فی تولہ۔ نمونہ تین آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جائے گا۔ **سرمہ سفید:**۔ ککروں اور دھند کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت عہ/ فی تولہ۔ نمونہ ۲/ کے ٹکٹ آنے پر ارسال کیا جائے گا۔ **ٹھنڈا سرمہ** خارش چشم کو دور کرتا ہے۔ اور بصارت کو تقویت دیتا ہے۔ قیمت ۸/ فی تولہ۔ **سرمہ مروارید:**۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ اور جملہ امراض چشم کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کے بڑے اجزاء مروارید اور ممیرا ہیں قیمت عا/ فی تولہ۔ نمونہ کے لئے ۲/ کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔ **سرمہ زنگاری:**۔ آشوب چشم ککرے۔ جالا۔ سبل اور ناخونہ کے لئے بیحد مفید ہے۔ قیمت عہ/ فی تولہ۔ نمونہ کیلئے ۲/ کے ٹکٹ بھیجیں **سرمہ برس:**۔ بارہ سیر ترپھلا کے پانی کو خشک کر کے تین سیر پانی رہ جانے پر سات بجھا دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر برس کے ڈنڈے میں آگ دے کر تیار کیا جاتا ہے۔ قیمت ۸/ فی تولہ۔ نمونہ ۲/ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جا سکتا ہے۔ **نوٹ:**۔ تمام مذکورہ بالا سرمہ جات میں سادہ سرمہ کی بجائے سرمہ برس ڈالا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ سرمے دوسرے تمام سرموں میں ممتاز ہیں۔ فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

اعلان

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خاکسار نے محلہ دار الرحمت میں ایک سکونتی مکان جولائی ۱۹۳۹ء میں بنایا تھا۔ مگر کسی خاص وجہ سے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اسواسطے مکان فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ مکان کے دونوں طرف ۲۰ فٹ کا بازار ہے۔ ایک بازار مشرق سے مغرب کی طرف دوسرا شمال و جنوب کی طرف مکان بڑا وسیع ہے۔ اور بڑے موقعہ پر ہے۔ یعنی کنال زمین ہے۔ اور مکان قریباً دو ہزار روپیہ کا ہے۔ مگر میں اصلی لاگت پر فروخت کردونگا۔ میری عدم موجودگی میں بھائی پولا دوکاندار سے فیصلہ کرلیں۔ یا میرے ساتھ آکر فیصلہ کرلیں۔ میں اب یہاں موجود ہوں۔ اور میں جولائی تک یہاں ہی رہوں گا۔
حکیم فیض علی اوورسیر کوٹلی والا ضلع گوجرانوالہ حال قادیان محلہ دار الرحمت متصل مکان استانی صفیہ بیگم

اشتہار تقسیم

بعدالت جناب سردار گوربخش سنگھ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان

مٹھا نابالغ ولد پاری برفاقت بگوخان ولد قائم خان ماموں خود قوم بلوچ جسکانی سکنہ موضع کوٹلہ گاموں تحصیل راجن پور مدعی

بنام

محمد بخش ولد دائم دھاڑہ وننگیہ وسانون وسیدو و واحد بخش و ناہر پسران سلطان و سلطان و ڈھوڑہ بالغان و ہیرو و جنگ نابالغان بولایت سلطان برادر حقیقی خود و لدان پہاڑہ و گہنو ولد مشتاق و لعل بخش ولد گہرام و علی بخش و رحیم بخش بالغان و رسول بخش و محراب نابالغان بولایت علی بخش برادر خود قوم بلوچ جسکانی سکنائے موضع بھاگ و مدعا علیہ بھرا سکنہ موضع کوٹلہ گاموں تحصیل راجن پور و گوڑو رام ولد بھولا رام و موہنہ رام و چھبیلا رام ولدان چمنہ رام قوم ہروڑ سکنائے موضع مرغائی۔ تحصیل راجن پور مسئول علیہم۔

درخواست تقسیم اراضی چاہ ٹولی والہ کھاتہ نمبر ۳۲ واقعہ موضع بھاگ تحصیل راجن پور

ہرگاہ مدعی نے درخواست واسطے تقسیم اراضی بالا عدالت ہذا میں گزاری ہے۔ جس کی پیشی ۱۶/۶/۴۰ بمقام بھاگ مقرر ہوئی ہے۔ لہذا آپ جملہ مدعا علیہم کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ تاریخ و مقام مقررہ پر حاضر آکر اگر کوئی اعتراض ہو تو پیش کریں۔ ورنہ کارروائی یک طرفہ ہوگی۔
آج بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔ ۳/۶/۴۰ (مہر عدالت) (دستخط حاکم)

قادیان اور اس کے گردونواح میں سکنی اور زرعی اراضی

اس وقت خاکسار کی زیر نگرانی قادیان کے بعض نئے محلوں میں سکنی اراضی کے قطعات قابل فروخت ہیں۔ اور موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ شرح مقرر ہے۔ جو دوست قادیان میں مکان بنانے یا آئندہ نفع کے خیال سے سکنی اراضی خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ انہیں ہر طرح فائدہ رہے گا۔ بعض شرائط کے ماتحت قیمت کی وصولی قسطوں میں بھی کی جاتی ہے۔ مگر قیمت بہر حال مقرر ہے۔ جس میں کمی بیشی نہیں کی جاتی۔ ہر کنال کے قطعہ کے ساتھ عموماً دو طرف رستہ لگتا ہے۔ اور چار کنال کے خریداروں کو چاروں طرف رستہ دیا جاتا ہے۔
اسی طرح ریلوے سٹیشن قادیان کے قریب پچاس فٹ چوڑی سڑک پر دوکانوں کے لئے بھی قطعات قابل فروخت ہیں۔ یہ جگہ گو فی الحال بازار کی صورت میں نہیں۔ مگر آئندہ چل کر بہت مرکزی جگہ بننے والی ہے۔ اور دوربین دوستوں کیلئے روپیہ لگانے کا عمدہ موقع ہے۔
علاوہ ازیں خاکسار نے یہ بھی انتظام کیا ہے۔ کہ زمیندار اقوام سے تعلق رکھنے والے احباب کے لئے قادیان کے قرب و جوار میں زرعی اراضی خریدی جاتی ہے۔ جو اس وقت زرعی ریٹ پر کافی سستی مل سکتی ہے۔ اور انشاء اللہ آگے چل کر معقول نفع دے گی۔ ایسے سودے اپنے انتظام کے ماتحت معمولی کمیشن پر کرائے جاتے ہیں۔ اور ناواقف دوست بہت سے دھوکوں اور غلطیوں سے بچ سکتے ہیں۔ تفصیلات کے متعلق بذریعہ ملاقات یا خط و کتابت فیصلہ فرمائیں۔ فقط

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد قادیان

لنڈن۔ ۹ جون تازہ فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ لڑائی ویسے ہی زور شور سے شروع ہے جیسے پہلے تھی۔ برطانوی اور فرانسیسی فوجیں اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ جرمن حملوں کا زیادہ تر زور سمندری کناروں کی بندرگاہوں سے ہٹ کر فرانسیسی اور انگریزی مورچوں کے پوربی علاقہ پر ہو گیا ہے۔ جرمنوں نے ساٹھ میل لمبے علاقہ پر بہت سی پیدل اور موٹر فوج بھیج دی ہے۔ اس لڑائی میں جرمنوں کا بڑا بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ فرانسیسی توپ خانہ نے آج ایک ہی حملہ میں ۵۵ جرمن ٹینک ملیا میٹ کر دیئے ہیں۔

لنڈن:۔ ۹ جون انگریزی اور فرانسیسی ہوائی جہازوں نے لڑائی کے نئے میدان پر سکہ جما لیا ہے۔ وہ جرمن ٹینکوں اور فوجوں پر پورے زور سے گولے اور بم برسا رہے ہیں۔ پچھمی جرمنی میں تیل کے بہت سے گودام تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اب تک جرمنی کے ایک تہائی تیل کے گودام تباہ ہو چکے ہیں۔

لنڈن:۔ ۹ جون برطانیہ و فرانس نے امریکہ کو ساڑھے سات لاکھ روپیہ کی قیمت کے گولے سپلائی کرنے کا آرڈر دیا ہے۔

مدراس۔ ۹ جون مسٹر راجگوپال آچاریہ سابق وزیر اعظم نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اسوقت دنیا کی آنکھوں میں ہمارا سیاسی جھگڑا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ دنیا کی آنکھیں اس وقت لڑائی کی طرف جمی ہوئی ہیں۔ تاہم ہندوستان اپنے معاملات کو بھول نہیں سکتا۔ آپ نے کہا۔ کہ آنے والے دن خطرات سے خالی نہیں اگر حکومت انگریزی اپنا بھلا چاہتی ہے تو اسے سارے صوبوں میں ایسی حکومتیں قائم کرنے میں جلدی کرنی چاہئیے۔ جنہیں لوگوں کی رضامندی حاصل ہو۔ ہندوستان کو بیرونی خطرہ کے علاوہ اندرونی خطرہ بھی ہے۔

بمبئی:۔ ۹ جون صوبہ بمبئی کے ایک سابق وزیر مسٹر نوری نے آج احمد آباد میں نیشنلسٹ مسلمانوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ صوبہ بمبئی کی کانگرسی گورنمنٹ نے اپنے عہد میں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مسلمانوں کے لئے بہت اچھے کام کئے۔ چنانچہ مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کے لئے پچاس ہزار روپیہ منظور کیا۔ اسی طرح انہوں نے جو شکایات کیں ان کو دور کر دیا گیا۔

پشاور۔ ۹ جون آج پشاور چھاؤنی کی شہری آبادی کو ہوائی حملوں سے بچانے کے لئے کنٹونمنٹ بورڈ نے بیس ہزار روپیہ منظور کیا۔ نیز ایک کانفرنس بلائی گئی۔ جس میں بتایا گیا۔ کہ ہوائی حملہ کی صورت میں کیا کرنا چاہئیے۔ ہوائی حملہ سے بچاؤ کے لئے شہر کو ۱۴ علاقوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔

جالندھر۔ ۹ جون جالندھر میں ایک جنگی کونسل قائم کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۸ جون ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر (سابق شاہ انگلستان) فرانس کی اطالوی سرحد پر مقیم فرانسیسی فوجوں میں پہنچ گئے ہیں۔ اس مقام پر پندرہ لاکھ فرانسیسی فوج جمع ہے۔

جنیوا۔ ۸ جون دھاتوں کی شدید قلت کے باعث جرمنی میں کئی ریلوے لائنیں اکھیڑ دی گئی ہیں۔ اور ریلوے لائنوں کو اسلحہ سازی میں استعمال کیا جا رہا ہے۔

کلکتہ:۔ ۸ جون "امرت بازار پتر کا" کے نامہ نگار نے لنڈن سے یہ اطلاع دی ہے۔ کہ سیاسی حلقوں میں یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ کیبنٹ کے ان وزیروں اور سابق وزراء کو جو جنگی ہوائی جہازوں اور توپوں کی کمی کے ذمہ وار ہیں۔ اس امر پر مجبور کیا جائے گا۔ کہ وہ پبلک زندگی سے ریٹائر ہو جائیں۔

لنڈن:۔ ۸ جون معلوم ہوا ہے۔ بلجیم کے برطانوی سفیر سر لینس لاٹ کو جرمن گرفتار کر کے برلن لے گئے ہیں۔

پیرس۔ ۸ جون فرانس کا ایک تازہ اعلان مظہر ہے۔ کہ کل رات فرانس کے سمندری بیڑے کے ایک ہوائی دستہ نے برلن اور اس کے مضافات پر زبردست بم باری کی۔ دستے کے تمام ہوائی جہاز حملہ کے بعد اپنے اڈوں پر صحیح سلامت واپس آگئے۔ جرمنوں کا اس حملہ سے بہت نقصان ہوا ہے۔ جرمنی کے امریکن حلقوں کی خبر ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ کے کئی دفاتر برلن سے ستر میل جنوب مشرق کی طرف چلے گئے ہیں۔

پیرس ۸ جون۔ دفتر جنگ کے ایک نمائندہ کا بیان ہے کہ جرمنی نے بیشمار ٹینک اتحادی صفوں کو چیرنے کے لئے استعمال کئے۔ لیکن کئی ٹینکوں کو تباہ کر دیا گیا۔ چار سو ٹینکوں کی تباہی کی جو اطلاع پہلے دی جا چکی ہے۔ وہ اس کے علاوہ ہے دریائے رین کو عبور کرنے کے لئے دشمن کے تمام حملے ناکام رہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے ٹینکوں کے خلاف مؤثر کاروائی کی۔ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے ایک سو ٹن بم گرائے۔ دشمن کی آرمرڈ کاروں اور پٹرول لاریوں کو آگ لگ گئی۔ کل فرانسیسی محاذ پر دشمن کے پچیس ۲۵ جہازوں کو نیچے گرا لیا گیا۔

پیرس۔ ۹ جون جنرل ویگان نے آج اپنی فوجوں کے نام ایک پیغام جاری کیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ فرانس کو کو ابھی تمہاری اور قربانیوں کی ضرورت ہے۔ تمہیں چاہئیے کہ ملک کی حفاظت کے لئے وسیع حوصلے۔ پکے ارادے اور لڑائی کے کامل جذبے سے کام لو۔ دشمن کو کافی نقصان پہنچ چکا ہے۔ اور اب بہت جلد اس کا زور ٹوٹ جائے گا۔ آخر میں جنرل ویگان نے کہا۔ اب لڑائی آخری مرحلے پر پہنچ چکی ہے۔ اس لئے بہادری اور جرأت سے لڑتے رہو۔ کیونکہ یہ لڑائی دنیا کو برائی سے نجات دلانے کے لئے لڑی جا رہی ہے۔

دہلی۔ ۹ جون صوبہ بہار کے مختلف اضلاع میں جنگی کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں۔ اسی سلسلہ میں بہت جلد ایک کانفرنس بھی بلائی جانے والی ہے۔

نیپال۔ ۹ جون کل شام نیپال میں جنگی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں چار قبائلی لیڈر بھی شامل ہوئے۔

حیدر آباد۔ ۹ جون۔ اعلیٰحضرت حضور نظام نے ایک فرمان جاری کیا ہے جس میں ہدایت کی ہے۔ کہ لڑائی کے زمانہ میں ملک کے اندرونی اتحاد کو قائم رکھنے میں لوگوں کو مدد دینی چاہئیے اور برطانوی گورنمنٹ جس کے زیر سایہ ہندوستانیوں نے سینکڑوں سال امن اور چین کی زندگی بسر کی ہے۔ اس کو ہر ممکن مدد دینی چاہئیے۔

لنڈن۔ ۹ جون کل سے برطانیہ کی ہوائی ڈاک اٹلی کے راستے ہندوستان اور جنوبی افریقہ آنی جانی بند ہو جائے گی۔

دہلی۔ ۹ جون آج او ٹاگمنڈ کے وائی۔ ایم۔ سی کے ہال میں مدراس کے گورنر نے تقریر کرتے ہوئے کہا ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہندوستان میں جرمن پروپیگنڈے کا جواب دیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ کئی لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات کی کوئی پروا نہیں۔ کہ جرمن ہم پر حکومت کرے یا برطانیہ۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ اگر برطانیہ جنگ میں ہار گیا۔ تو ہندوستان کو درجۂ آبادیات کبھی نہیں ملے گا۔ اور نہ اسے آزادی نصیب ہوگی۔ بلکہ جرمن اس ملک کو سونے کی چڑیا سمجھ کر اس پر قبضہ جما لے گا۔ اور لوگوں کے حقوق کا کوئی خیال نہیں رکھے گا۔ آپ نے کہا میں مسٹر چرچل کے الفاظ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر ضرورت پڑی تو برطانیہ سالہا سال تک لڑائی لڑ سکتا ہے۔

روم۔ ۹ جون رائٹر نے روم سے اطلاع دی ہے۔ کہ سڑک پر چلتی ہوئی فوجوں اور ہوائی جہازوں کے انجنوں کی آواز سنکر لوگوں میں بے چینی اور اضطراب پھیلا ہوا ہے سیمی پیلٹ اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ اب اٹلی کی قسمت کے فیصلے کا وقت آگیا ہے اسکے ساتھ ہی انگریزوں کو بہت کچھ برا بھلا کہا جاتا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔